خطیبِ اعظم کے حضور

حافظ لدھیانوی
فیصل آباد

نذرانۂ عقیدت

چراغ درد دلوں میں جلا کے چھوڑ گیا — وہ ساری قوم کو اپنا بنا کے چھوڑ گیا
تمام عمر جلاتا رہا ہے شمعِ وفا — وہ جس کا ثانی زمانے میں دوسرا نہ ہو
وہ ایک صبح کی خاطر تمام رات جلا — مثالِ شمعِ پروانہ تا حیات جلا
رہا ہے برسرِ پیکار زورِ باطل سے — جو نا آشنا اک بار لطفِ ساحل سے
تمام عمر مقدر میں قید و بند رہی — مگر یہ تلخیٔ دوراں اسے پسند رہی
قدم قدم پہ نیا ایک امتحان رہا — مگر وہ اپنے مقاصد کا ترجمان رہا
وطن کے باغ میں تازہ بہار چھوڑ گیا — وہ حریّت کی حسیں یادگار چھوڑ گیا
خلوص و مہر کی تفسیر بن کے آیا تھا — حسین خواب کی تعبیر بن کے آیا تھا
رہا نہ ہم میں وہ مہرِ منیر نظر یارو — وہ بجھ گیا ہے مگر کر گیا سحر یارو
وہ اک فسانہ تھا جس کے ہزار عنواں تھے — وہ ایک پھول تھا جس میں کئی گلستاں تھے
تھی اس کی حسنِ تلاوت میں بارشِ انوار — دلوں کو چیر گئی اس کی شوخیٔ گفتار
زباں ایسی فصاحت بھی جس پہ اترائے — وہ دے گیا ہے بلاغت کے ہم کو سرمائے
دلوں کو گرمیٔ احساس سے گداز کرے — وہ جس پہ فنِ خطابت ہزار ناز کرے
وہ ایک پیکرِ احساس عزم کا کہسار — ہر ایک رنگ میں ہر اک حال صاحبِ کردار
رہا ہے حلقۂ یاراں میں مثلِ موجِ صبا — وہ خلوتوں کا اجالا وہ جلوتوں کی ضیاء
وہ بزمِ شعر کی زینت وہ محفلوں کی بہار — وہ حسنِ خلق و محبت کا دلنشیں شہکار
نگاہ میں ہیں وہ پر لطف صحبتیں کیا کیا — سُنی ہیں شاہؒ سے ہم نے حکایتیں کیا کیا
ہر ایک لفظ تھا تاریخ زندگانی کی — ہر اک کڑی تھی دلآویز اس کہانی کی
تھا اس کے فقر میں انداز کجکلاہی کا — لباسِ سادہ میں پنہاں تھا رعب شاہی کا
رموزِ عشق سرِ دار کھولنے والا — صداقتوں کو ترازو میں تولنے والا
جنون و شوق کے ہم پر کھلے نئے ابواب — سکھائے اس نے ہمیں بزم و رزم کے آداب
وہ ایک نغمہ کہ اب بھی دلوں میں بستا ہے — وفورِ شوق کا شاداب اب بھی رستا ہے
ہر ایک دل کو دیا سوزِ آگہی اس نے — مرے سخن کو عطا کی ہے دلکشی اس نے
خدا کرے کہ ہو قبر اس کی مطلعِ انوار — وہ جس نے قوم کو بخشی ہے دولتِ بیدار

اسی کی یاد سے حافظ متاعِ غم میری
خراج شاہؒ کو دیتی ہے چشمِ نم میری

چمن چمن اُجالا

نمائندہ خصوصی ملتان — بیادِ امیرِ شریعتؒ

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جدوجہدِ آزادی کو فیصلہ کن بنایا۔ وہ سامراج کو پوری دنیا میں اسلام کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے تھے،

۱۳ر اگست کو دارِ بنی ہاشم ملتان میں امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کا اہتمام مجلس احرارِ اسلام ملتان نے کیا۔ جلسہ کی صدارت ابن امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری نے کی اور حضرت مولانا محمد یٰسین مدظلہ (امیرِ شریعت کے خادمِ خاص) مہمان خصوصی تھے۔

ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا شاہ جیؒ مومنِ کامل اور عظیم مجاہدِ آزادی تھے، انہوں نے عقیدۂ ختمِ نبوت اور منصبِ صحابہؓ کے دفاع کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ خیر المدارس کے مہتمم قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ امیرِ شریعت ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے اور اسلام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔

مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ وہ انگریز سے جنگ نہ کرتے تو آزادی کا سورج اس دھرتی پر جلد طلوع نہ ہوتا۔ انہوں نے فرنگی سامراج کو برسرِ میدان للکارا اور اس کی روحانی و معنوی اولاد پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔ چودھری محمد شفیق ایڈووکیٹ نے کہا کہ شاہ جی پاکستان کی ترقی و بقا کے دل و جان سے آرزومند تھے وہ مسلمانوں کے سارے طبقوں میں ہر دلعزیز اور قابلِ احترام تھے۔ ان کی خطابت فرنگی سامراج کے اقتدار کے لئے سب سے بڑا چیلنج تھی۔ پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب نے کہا کہ شاہ جی مرحوم پوری دنیا میں سامراج کو نیست و نابود ہوتا دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک فرنگی اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ نظریات کی سودے بازی کرنے والوں کو شاہ جیؒ نے عمر بھر دھوپ چھاؤں کی اولاد کہا۔ شاہ جیؒ تحریکِ آزادی کے عظیم ہیرو ہیں۔ جلسے کے خاص مہمان حضرت مولانا محمد یٰسین مدظلہ نے کہا کہ شاہ جیؒ کی عزیمت و استقامت ان کی شخصیت کا طرۂ امتیاز تھی۔ مجھے ان کی نجی مجالس سے استفادہ کا بہت موقع ملا۔ جو باتیں اس وقت ان سے سنیں انہیں آج ہم بڑی بڑی کتابوں میں پڑھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاہ جی کے پاس علم کا خلاصہ تھا۔ وہ چند جملوں میں جو بات کہتے آج ہم تفسیر کی کتابوں میں پڑھ رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ شاہ جی ایک شفیق و مہربان انسان تھے۔ ان کے دل میں اللہ کا خوف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، دونوں بے پناہ تھیں۔ یہی ان کی شخصیت کی پہچان ہے۔ صدرِ جلسہ جناب سید عطاء المومن بخاری نے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے قومی، ملّی اور اعتقادی

ونظریاتی تشخص کی بقا کی جس جنگ کا آغاز مجدد الف ثانی نے کیا، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پوری پامردی اور دیانت داری سے اس جنگ کو فیصلہ کن موڑ سے ہم آہنگ کیا۔ پاکستان ان کی قربانیوں اور ایثار کا نتیجہ ہے۔ وہ جانیں ہتھیلی پر رکھ کر انگریز سے نہ ٹکراتے تو غلامی کی رات طویل ہو جاتی۔ مگر شاہ جی نے برصغیر کا قریہ قریہ چھان مارا۔ کروڑوں انسانوں کے دلوں میں فرنگی کے خلاف نفرت کے شعلے بھڑکائے، بزدلوں کو بہادر بنایا اور بے نواؤں کو جرأتِ گفتار عطا کی۔ سید عطاء المومن بخاری نے کہا کہ وہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ان کا سچا کردار ان کی دائمی زندگی کی علامت ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج قوم کو نظریاتی تشخص سے محروم کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ ایسی شخصیات سے قوم کا رشتہ توڑنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن یہ سازشیں کامیاب نہ ہوں گی۔ تاریخ کبھی معاف نہیں کرتی۔ ان کی تاریخ لکھی جا چکی ہے۔ مگر نقادوں اور سازشیوں کی تاریخ لکھی جارہی ہے۔

مجدد الف ثانی اور سید احمد شہید سے لے کر عطاء اللہ شاہ تک ہماری قیادت کا حسین ماضی ہے۔ جن کے تابناک کردار کے سامنے نام نہاد مؤرخ بھی سرنگوں ہے۔ اور یاد رکھو۔ ان کے اُجلے دامن پر چھینٹے پھینکنے والوں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

امیر شریعت نے فرمایا!

لاہور
رانا محمد فاروق

میں نے ہمیشہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا
مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی اپنی کسی حرکت پر ندامت نہیں

۲۷ ستمبر کو نیشنل تھنکر فورم اور پنجابی ادبی سوسائٹی کے زیر اہتمام نیشنل سینٹر میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے یوم ولادت کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جسٹس (ریٹائرڈ) خالد محمود نے صدارت کی، اور ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری مہمان خصوصی تھے۔ قاری محمد یوسف احرار نے تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز کیا۔ سٹیج سیکرٹری محمد رفیق اختر نے تمہیدی کلمات میں کہا کہ شاہ جی نے فرنگی کو اس وقت للکارا جب اس کے اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا۔ آزادی کی طویل جدوجہد میں وہ ہر آزمائش میں ثابت قدم رہے۔ ان کی شخصیت کی پہچان صرف خطابت نہیں۔ انہوں نے اس وصف اور فن کو بطور مشن کے اختیار کیا۔ جس میں وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ پروفیسر شاہد کاشمیری نے کہا کہ شاہ جی نے لوگوں میں غلامی کی زنجیریں کاٹ پھینکنے کا جوش و ولولہ پیدا کیا۔

پروفیسر محمد عباس نجمی نے کہا کہ امیر شریعتؒ کی شخصیت برصغیر کی تاریخ کا ایسا باب ہے جسے پڑھ کر منجمد ذہن متحرک ہو جاتے ہیں اور مُردہ دلوں میں جذبۂ عمل تیز ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ جیؒ تو بہت بڑی شخصیت ہیں ہم جیسے لوگ

شاہ جیؒ کے فرزندوں کی صحبت میں بیٹھ کر جرأتِ گفتار کے مالک بن گئے ہیں۔

مہمانِ خصوصی جناب سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع شخصیت کے تین پہلو ہیں۔ دینی، سیاسی اور سماجی! انہوں نے لوگوں کے عقائد و اعمال درست کر کے فکر و نظر کو جلا بخشی، ہر قومی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لوگوں میں غلط رسوم و رواج کے خاتمہ اور معاشی ناہمواری کے خلاف عملی اقدامات اٹھائے اور اسلامی سماجی قدروں کا تحفظ کیا۔ انہوں نے ان تینوں محاذوں پر سامراج کو شکست سے دوچار کیا۔ کارکنوں کی حوصلہ افزائی اور چھوٹوں کو بڑا کرنا ان کی شخصیت کا وصفِ خاص تھا۔ ان کی شخصیت کا سب سے اہم پہلو انہی کی زبانی یہ ہے کہ: ”میں نے جو کچھ کیا اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی رضا کے لئے کیا۔ میں نے ہمیشہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا، اور مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی اپنی کسی حرکت پر ندامت نہیں، میرا سر فخر سے بلند ہے۔“

صدر تقریب جسٹس (ریٹائرڈ) خالد محمود نے کہا کہ میرے دل میں بچپن سے آزادی کی تڑپ جس نے پیدا کی وہ شاہ جیؒ کی ذات تھی، ہوش سنبھالا تو ان کی زبان سے انگریز کے خلاف نفرت کے الفاظ سنے۔ الفاظ کیا، شعلے اور شرارے، جنہوں نے فرنگی تخت و تاج جلا کر خاکستر کر دیے۔ یہ انہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج ہم آزاد ملک کی فضاؤں میں سانس لے رہے ہیں۔ بلاشبہ وہ تحریک آزادی کے قافلہ سالار تھے۔

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سیمینار

ابو شیراز

”انہوں نے انگریز افسر سے کاغذ پکڑا، اس کے ٹکڑے کیے، اس پر تھوکا اور پاؤں تلے مسل دیا“

(۲۱ اگست) لاہور ٹاؤن ہال میں امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری کی برسی کے سلسلے میں جلسہ عام کے مہمان خصوصی بخاری مرحوم کے **فرزند** سید عطاء المحسن بخاری تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض کے لئے شاہد کاشمیری نے مائیک سنبھالا اور جلسے کی صدارت کے لئے جناب احسان اللہ کا نام پکارا۔ تلاوت کلام پاک قاری عبدالقدوس نے کی۔

جناب احسان اللہ نے کرسی صدارت سنبھالنے سے پہلے سید عطا اللہ شاہ بخاری کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف قانون سازی پر بھی زور دیا۔

صاحب صدر کے بعد رفیق اختر کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے امیر شریعت کو ایشیا کا عظیم لیڈر قرار دیا اور کہا کہ شاہ صاحب نے مذہبی سیاست کو ہندوستان میں متعارف کرایا اور اسے غریب عوام تک لے گئے۔ انہوں نے اردو کی ترویج و ترقی کے لئے شاہ صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

عباس نجمی نے پنجابی میں تقریر کی۔ ان کا خیال تھا پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں نہیں آیا تھا اور نہ ہی اسلام یہاں نافذ ہو سکتا ہے۔ سقوط ڈھاکہ ہونے کے بعد کسی نے بتایا کہ مفتی محمود مرحوم نے کہا تھا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ تھے۔ لیکن میں کہتا ہوں مسلم لیگ نے بھی تو کوئی اچھا کام نہیں کیا" اس دوران مفتی محمود مرحوم کے حق میں نعرہ بازی بھی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں چہرے بدلتے رہے لیکن سوچ نہ بدلی' یہاں کے سیاستدان'